تاریخ میں 'مہاڈ' کانفرنس کی اہمیت

امبیڈکر کی قیادت والی 'مہاڈ تحریک' نے ذات پات کے جال میں پھنسے ہندوستانی سماج کو باہر نکلنے کا موقع فراہم کیا تھا



ابھے کمار

بمبئی سے تقریباً ۱۷۰ رکلومیٹر کی دوری پر مہاڈ شہر واقع ہے، جہاں اسی مارچ کی ۱۹ راور ۲۰ تاریخ کو دلت سماج کے لوگوں نے مہاڈ کانفرنس کا انعقاد کیا تھا۔ یہ اجتماع سن ۱۹۲۷ء میں منعقد ہوا تھا، مگر ۹۸ر سال گزر جانے کے باوجود بھی اس کانفرنس کی اہمیت برقرار ہے۔ یہ کانفرنس چھوت چھات اور ذات پات سے نجات پانے کی دلت تحریک کا ایک اہم باب ہے۔ اس تاریخی جلسہ کو اس لیے بھی یاد کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ چھوت چھات کی ظالمانہ سماجی برائی آج بھی چھپے یا ڈھکے طور پر جاری ہے۔ آزادی ملنے کے بعد، حالانکہ چھوت چھات کو قانونی طور پر جرم قرار دے دیا گیا ہے، مگر آج بھی یہ لعنت مکمل طور پر ختم نہیں ہوئی، کیونکہ ذات پات کے غیر مساوی سماجی نظام کو جڑ سے ختم کیے بغیر، چھوت چھات پوری طرح سے کبھی مٹ نہیں سکے گی۔

چھوت چھات اور ذات پات کے خلاف آوازیں انگریزوں کی آمد کے بعد اٹھنے لگیں۔ عیسائی مشنری، انگریزی تعلیم، اور برطانوی پالیسیوں کی وجہ سے اچھوتوں کو اپنے مسائل کو اٹھانے کا ایک سہارا ملا۔ برطانوی حکومت میں بہت سارے دلتوں کو فوج اور دیگر شعبوں میں نوکری ملی، اور ان کے بچے اب اسکول اور کالج جانے لگے۔ حالانکہ یہ سماجی تبدیلی بہت ست تھی، اور انگریزوں کو بھی یہ بات بخوبی معلوم تھی کہ اگر انہیں بھارت میں حکومت کرنی ہے، تو وہ اعلیٰ ذاتوں کو ناراض نہیں کر سکتے۔ اٹھارویں اور انیسویں صدی میں دنیا بھر میں مساوات کو حاصل کرنے کے لیے تحریکیں چلیں اور مزدوروں نے مساوات کو ایک اہم مسئلہ بنایا اور ہڑتالیں کیں۔ جہاں فرانس میں انقلاب برپا ہوا، وہیں امریکہ میں بھی غلامی کا خاتمہ کیا گیا۔ انسانیت، آزادی، اور جمہوریت کے نظریات کے تئیں محکوم طبقات کی دلچسپی بڑھی۔ انیسویں صدی کے آتے آتے، بھارت میں بھی دلتوں اور دیگر محکوم طبقات نے سماجی برابری حاصل کرنے کے لیے آواز اٹھانی شروع کر دی تھی۔ اس پس منظر میں ہمیں مہاڈ کانفرنس کو بھی دیکھنا چاہیے۔

اس کانفرنس کے پیچھے بمبئی قانون ساز کونسل کا اگست ۱۹۲۳ء کا وہ بل ہے، جو کونسل کے ممبر سیتارام کیشاو بولے نے پیش کیا تھا۔ اس بل کے تحت دلتوں کے لیے عوامی مقامات اور اداروں جیسے تالاب، ندی، اسکول، اسپتال، اور عدالتوں سے ہر طرح کی سماجی پابندی ہٹانے کی بات کی گئی تھی، اور مطالبہ کیا گیا تھا کہ ان مقامات پر دلتوں کی رسائی کو حکومت بغیر کسی رکاوٹ کے یقینی بنائے۔ بامبے حکومت نے اس بل کی روشنی میں تمام ذیلی اداروں کو یہ حکم دیا تھا کہ دلتوں کے خلاف ہو رہے سماجی امتیازات کو ختم کیا جائے۔ سماج میں ذات پات کی برائی اتنی مضبوط تھی کہ دلتوں کو انصاف دلانے کے لیے سرکاری عملہ بھی ہچکچا رہا تھا۔ انہیں اس بات کا ڈر تھا کہ اگر انہوں نے دلتوں کو مساوی حقوق فراہم کر دیے، تو اعلیٰ ذاتوں کی لابی ان کے خلاف ہو جائے گی۔ دوسری بات یہ تھی کہ سرکاری اداروں میں بھی اعلیٰ ذات کی لابی مضبوط تھی، جو سماج میں اٹھ رہی مساوات کی آواز کو دبانا چاہتی تھی۔ لیکن دلت تحریک بھی اپنے حقوق حاصل کرنے کے لیے پُرعزم تھی، اور بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی قیادت میں دلتوں نے یہ عہد کیا کہ انہیں پبلک تالاب سے پانی پینے کا مساوی حق ملے گا۔ جب حکومت نے ان کے مطالبات

> امبیڈکر کی قیادت والی مہاڈ تحریک نے ذات پات کے جال میں پھنسے ہندوستانی سماج کو باہر نکلنے کا موقع فراہم کیا تھا۔ اس کے علاوہ، اس تحریک کا پیغام یہ بھی ہے کہ محکوم اور دبے کچلے طبقات کو اپنی لڑائی خود لڑنی ہوگی۔ بابا صاحب کا واضح پیغام تھا کہ حق لڑ کر حاصل کیا جاتا ہے۔ بلا شبہ، امبیڈکر کی اس تحریک سے دلت سماج اور ملک کو بہت فائدہ ہوا، مگر آج بھی بابا صاحب کا یہ مشن پوری طرح سے نافذ نہیں ہوا ہے۔

کی حمایت کر دی، تو وہ پیچھے ہٹنے والے نہیں تھے۔

مہاڈ کا انتخاب سوچ سمجھ کر کیا گیا تھا، کیونکہ یہ ایسی جگہ تھی جہاں بڑی تعداد میں فوج میں نوکری کر چکے دلت سماج کے لوگ بسے ہوئے تھے۔ ان کے اندر سیاسی شعور دیگر دلتوں کے مقابلے میں زیادہ پایا جاتا تھا۔ بابا صاحب امبیڈکر بھی مہاڈ شہر سے بخوبی واقف تھے، اور انہیں یقین تھا کہ مہاڈ کے دلت اپنے حقوق کے لیے جدوجہد کرنے کو تیار ہیں۔ امبیڈکر کو یہ بھی علم تھا کہ مہاڈ میونسپلٹی نے دلتوں کے لیے تلاب سے پانی پینے کی قرارداد پاس کر دی تھی۔ ۱۹ر مارچ کے روز، ڈاکٹر امبیڈکر نے صدارتی خطبہ دیا اور دلتوں سے اپیل کی کہ وہ عزت نفس کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اپنے اندر سماجی اصلاح کریں۔ انہوں نے کہا کہ یہ وقت ہے کہ ہم اپنے ذہنوں سے اونچ نیچ کے تصورات کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں۔ اس جلسے میں ہزاروں دلت سماج کے لوگ شامل تھے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ کچھ اعلیٰ ذات کے لوگ بھی موجود تھے، جنہوں نے کانفرنس کے بین ذات نکاح کی حمایت تو نہیں کی، لیکن دلتوں کے تلاب سے پانی پینے کے حق کی تائید کی۔

جلسہ کے دوسرے دن صبح نو بجے، دلتوں نے مہاڈ کے چاودار تالاب کی طرف رخ کیا۔ بابا صاحب امبیڈکر خود ہزاروں دلتوں کی قیادت کرتے ہوئے تالاب تک پہنچے اور سب نے پُرامن طریقے سے تلاب سے پانی پیا اور واپس جلسے کی طرف لوٹ آئے۔ لیکن کچھ دیر بعد یہ بات اعلیٰ ذات کے لوگوں تک پہنچی کہ دلتوں نے تلاب سے پانی پی لیا ہے۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے شہر بھر میں افواہ پھیل گئی کہ دلت ویریشور مندر میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ہزاروں سال سے چلی آ رہی انسان سوز اچھوت پرتھا پر لگنے والی اس چوٹ کو دقیانوسی سماج کیسے برداشت کر سکتا تھا؟ نتیجتاً، اعلیٰ ذات کے اشارے پر بڑی تعداد میں شر پسندوں نے دلتوں پر حملہ کیا۔ بابا صاحب امبیڈکر کے ساتھ بھی بدسلوکی کی گئی۔ حالانکہ امبیڈکر چاہتے تو دلت شر پسندوں کو جواب دے سکتے تھے، لیکن انہوں نے دلتوں سے صبر اور تحمل کی اپیل کی۔ اس حملے میں ۲۰ ر دلتوں کو چوٹیں آئیں اور دیگر مقامات پر بھی دلتوں کو مارا اور پیٹا گیا۔ تاہم، امبیڈکر نے قانونی راستہ اپنایا اور پولیس کی مدد لی۔ امبیڈکر کو خوشی تھی کہ انتظامیہ نے شر پسندوں کے خلاف کارروائی کی اور پانچ افراد کو عدالت نے کڑی سزا دی۔ لیکن جس بات نے امبیڈکر کو سب سے زیادہ دکھ پہنچایا، وہ یہ تھی کہ اعلیٰ ذات کے لوگوں نے تلاب کو پاک کرنے کے لیے اس میں گائے کا گوبر، پیشاب، دہی، اور دودھ کا آمیزہ ڈال کر تالاب کو 'پاک' کیا اور پھر اس کا پانی پیا۔ ذات پات پر مبنی اس سماج کی غیر انسانی ذہنیت دیکھیے کہ وہ انسان کے ہاتھوں تالاب سے پانی پینے کو ناپاک سمجھتے ہیں، لیکن گوبر ڈال کر اسے پاک کرنے سے نہیں ہچکچاتے۔

امبیڈکر نے ان باتوں کا تفصیلی ذکر اپنے جریدے 'وکست بھارت' میں کیا ہے۔ ۲۲ راپریل ۱۹۲۷ء کے اپنے مضمون میں امبیڈکر نے واضح طور پر کہا کہ مہاڈ تالاب کا پانی پی کر اچھوتوں نے کوئی غیر واجب کام نہیں کیا ہے، بلکہ انہوں نے امن برقرار رکھا تھا۔ ہم اس واقعے کو مار پیٹ کے زاویے سے نہیں دیکھتے بلکہ اسے مساوات کی مذہبی جنگ سمجھتے ہیں۔ ماضی میں جیت کسی کی بھی ہو، مگر آخرکار کامیابی ہماری ہی ہوگی، اس میں کوئی شک نہیں۔' امبیڈکر کی قیادت والی مہاڈ تحریک نے ذات پات کے جال میں پھنسے ہندوستانی سماج کو باہر نکلنے کا موقع فراہم کیا تھا۔ اس کے علاوہ، اس تحریک کا پیغام یہ بھی ہے کہ محکوم اور دبے کچلے طبقات کو اپنی لڑائی خود لڑنی ہوگی۔ بابا صاحب کا واضح پیغام تھا کہ حق لڑ کر حاصل کیا جاتا ہے۔ بلا شبہ، امبیڈکر کی اس تحریک سے دلت سماج اور ملک کو بہت فائدہ ہوا، مگر آج بھی بابا صاحب کا یہ مشن پوری طرح سے نافذ نہیں ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مہاڈ کانفرنس کی اہمیت آج بھی برقرار ہے۔

(مضمون نگار جدید تاریخ کے اسکالر ہیں)

dabatinissues@gmail.com